روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 114 | بدھ 20 محرم الحرام ۔1418ھ 28 ہجرت 1376ھش 28 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت کے لئے جوش رکھتے ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یادر کھو کہ کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 487)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

موت کا اعتبار نہیں ہے۔ سعدی ؒ کا شعر سچا ہے۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

مباش ایمن از بازی روزگار

عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آکر لتاڑ جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا جبکہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ اگر زندگی خدا کے لئے ہو تو اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے' خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۷)

چندہ کے لئے کوشش کرنے کی تلقین

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس جب تک کوئی شخص احمدیت کا دعویٰ کرتا ہے مرتے دم تک ہر ماہ بغیر ناغہ چندہ کے لئے اس کے پاس جانا چاہئے۔ اور سلسلہ کی ضروریات سے اس کو آگاہ کرنا چاہئے۔ قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کتنے لوگوں کو منوایا۔ بلکہ تم سے محض یہ سوال ہو گا کہ تم نے کتنے لوگوں کو حق سنایا۔ پس ہمارا کام محض حق سنانا ہے اور ہمیں اس سے باز نہیں آنا چاہئے۔

ایک اور بزرگ کا قصہ حضرت امام جماعت اول سنایا کرتے تھے کہ ان کا ایک مرید ان کو ملنے آیا۔ اور ان کے پاس ٹھہرا۔ ان بزرگ نے رات کو دعا کی۔ ان کو جواب ملا کہ تیری دعا قبول نہ ہو گی اس شخص نے بھی یہ آواز سنی پہلے دن تو ادب سے خاموش رہا اور دوسرے دن بھی ان بزرگ سے یہی معاملہ ہوا۔ انہوں نے دعا کی مگر جواب ملا کہ تیری دعا نامنظور ہے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ تب وہ شخص نہ رہ سکا اور اس نے کہا جب آپ کو تین دن سے یہ جواب مل رہا ہے پھر آپ کیوں دعا کرتے ہیں۔ اس نے کہا نادان تو نہیں جانتا کہ میرا کام صرف مانگنا ہے اس کا کام یہ ہے کہ چاہے تو دے چاہے تو نہ دے۔ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ وہ اپنا کام کرتا ہے۔ تو تین دن میں گھبرا گیا۔ میں بیس برس سے یہ جواب سن رہا ہوں۔ جب ان بزرگ نے یہ جواب دیا تو ان کو الہام ہوا کہ ہمیں تیرا یہ جواب پسند آیا اس لئے تو نے اس بیس برس کے عرصہ میں جس قدر دعائیں کی ہیں وہ سب منظور۔

نادان ہے جو کوشش کو چھوڑتا ہے۔ کوشش کرنا اس کا کام ہے منوانا اس کا کام نہیں۔ پس میں تمام قادیان والوں اور باہر والے احباب کو نصیحت کرتا ہوں کہ چندہ مانگنے سے باز نہ آئیں۔ جب تک کہ ایک شخص احمدی ہونے کا مدعی ہے۔ خواہ وہ پندرہ سال تک چندہ نہ دے۔ ممکن ہے کہ اللہ ان کی سعی کی برکت سے اس شخص پر بھی رحم کرے اور یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی بھی یہی ہے کہ وہ شخص چندہ دینے لگے۔

(از خطبہ 4 فروری 1921)

نکاح

○ مورخہ 17۔ اپریل 1997ء کو مکرم حامد اعظم صاحب بٹر کے بیٹے مکرم واجد اعظم صاحب بٹر کا نکاح عزیزہ سعدیہ اعجاز چوہدری بنت اعجاز احمد صاحب چوہدری کے ساتھ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر ہونا قرار پایا۔ مکرم واجد اعظم بٹر صاحب چوہدری محمد اعظم صاحب ریٹائرڈ سیشن جج کے پوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرم حمید احمد صاحب ابن حضرت بھائی شیر محمد صاحب درویش' آف ساہیوال کی بیٹی رمیصہ حمید کا نکاح ہمراہ مکرم راحیل مقصود صاحب ولد محمد یعقوب شیخ صاحب (ابن فضل دین صاحب درویش) کے ساتھ بعوض ایک لاکھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال نے مورخہ 14۔ مارچ 1997ء کو احمدیہ بیت ساہیوال میں پڑھا۔ احباب کرام رشتہ کی کامیابی اور خیر و برکت کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بریگیڈیئر ملک عبدالرحمان صاحب ابن مکرم علی حیدر صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ سکنہ دولمیال ضلع چکوال بروز جمعرات مورخہ 97-5-22 وفات پا گئے ہیں۔ جنازہ بعد جمعہ بیت الحمد ماڈل ٹاؤن میں کثیر احباب نے پڑھا اور تدفین ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ شمیم فرحت فیروز صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سویڈن عرصہ اڑھائی ماہ سے بعارضہ برین ہیمرج صاحب فراش ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم اشرف شفیع صاحب ٹاؤن شپ لاہور موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے جلد شفا کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اصلی زندگی اور حقیقی سکھ تو ہے ہی وہ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے سے حاصل ہوتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

28- ہجرت 1376 ہش   28- مئی 1997ء

خدا تعالیٰ کی دین میں دوسروں کا حصہ

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی خواہش تو فطرتی خواہش ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ دوسروں سے زیادہ تگ و دو کرتے ہیں یا جن میں صلاحیت اور اہلیت دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے وہ آگے نکل جاتے ہیں لیکن جو پیچھے رہ جاتے ہیں اگر انسان ان کی طرف مڑ کر دیکھے اور انہیں اس بات کا طعنہ دے کہ ہم آگے نکل گئے اور آپ پیچھے رہ گئے تو یقیناً یہ ناجائز فخر اور تکبر کا اظہار ہو گا حالانکہ انسان کو آگے بڑھتے ہوئے اور دوسروں سے کسی طرح بہتر نظر آتے ہوئے عجز اور انکسار کا اظہار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ توفیق دی' انہیں اہلیت عطاء کی اور انکسار کا ان کے دل میں جذبہ پیدا کیا اور انہیں دوسروں سے آگے نکلنے دیا۔

آخر یہ باتیں کسی کے اپنے ہاتھ میں تو نہیں ہیں کسی کی اہلیت بھی خدا تعالیٰ کی دین ہے اور تگ و دو کا جذبہ بھی پھر اہلیت اور تگ و دو کے جذبے کو اکٹھا کرتے ہوئے آگے نکل جانا بھی خدا تعالیٰ ہی کی دین ہے ناجائز فخر اور تکبر کس بات کا؟ کیا ہم یہ نہیں دیکھتے کہ دنیا میں جو لوگ آگے نکل جاتے ہیں ان میں سے کئی ایک بری طرح گرتے ہیں اور پیچھے رہ جاتے ہیں۔ دنیا میں تو ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے کبھی ایک آگے ہے کبھی دوسرا کبھی ایک کو طاقت اور قوت حاصل ہے کبھی دوسرے کو ساری دنیا اس بات کا مشاہدہ کرتی ہے کہ آگے بڑھے ہوئے لوگ بعض اوقات پیچھے رہ جاتے ہیں اور پیچھے رہنے والے آگے نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ حکومتیں بنتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ شائد ہمارے اقتدار کو دوام حاصل ہو گا لیکن تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ ٹوٹ جاتی ہیں اور وہ لوگ جو پہلے ناکامی کا منہ دیکھ چکے ہوتے ہیں انہیں کامیابیاں حاصل ہونے لگتی ہیں گویا کہ یہ بات کسی کے لئے بھی نئی نہیں ہے۔ اگرچہ یہ ایک انسانی فطرت کی خامی ہے کہ جب اسے قوت اور طاقت حاصل ہو جاتی ہے یا وہ دوسروں سے آگے نکل جاتا ہے تو وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ طاقت اور یہ قوت اور اس کا دوسروں سے آگے نکل جانا اس کی اپنی وجہ سے ہے اور وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا لیکن نہ یہ باتیں اس کی اپنی وجہ سے ہوتی ہیں نہ وہ ہمیشہ ایسا رہتا ہے۔ جو پیچھے رہ جاتے ہیں ان کی بھی تو آخر کوئی وجوہات ہوتی ہیں۔ وجوہات دور کر دی جائیں تو وہ بھی آگے نکل سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو نہیں چاہتا کہ جو شخص سچی محنت کرتا ہے اس کا اسے پھل نہ ملے وہ تو ضرور پھل دیتا ہے اور وہ ساری دنیا کو بہتر دیکھنا چاہتا ہے۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ آگے نکلنے کی کوشش تو کی جائے۔ لیکن جو پیچھے رہ جاتے ہیں ان کو طعنہ نہ دیا جائے۔ ان سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی بڑائی کا اس طرح نہ اظہار کیا جائے کہ ان کا دل دکھے یہ بات دنیوی امور میں بھی اسی طرح سامنے آتی ہے اور دینی امور میں بھی۔ شائد دینی امور میں دنیوی امور سے زیادہ سامنے آتی ہے بعض لوگ اپنے دینی علم پر اتنا فخر کرنے لگتے ہیں کہ عوام الناس کو انسان ہی نہیں سمجھتے وہ ان کے متعلق ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے ان کی بڑائی کا اظہار تو ضرور ہوتا ہے لیکن دوسروں کو اپنی کمتری کی وجہ سے دکھ پہنچتا ہے حالانکہ یہ علم بھی تو انہیں خدا تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔ اس علم کے حصول کے لئے جو انہوں نے کوششیں کی ہیں ان کی توفیق خدا تعالیٰ ہی سے ملی ہے۔ پھر ایسا کیوں ہو کہ انسان دوسروں پر اپنی برتری ظاہر کرتے ہوئے اور انہیں کمتر سمجھتے ہوئے حسد اور تکبر میں مبتلا ہو جائے۔

چاہئے یہ کہ ہم کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے۔ جب دوسروں سے بڑھتے نظر آئیں تو ہم جھکیں' خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں' اور دوسرے لوگوں کے لئے جو ہم سے پیچھے رہ گئے ہیں ہمارے دل میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں یہ کیسی اچھی مثال ہے کہ پھل دار درخت کی وہ ٹہنی جس پر پھل لگتا ہے وہ جھک جاتی ہے یہی حال انسان کا ہونا چاہئے اس کا آگے بڑھنا اس پر پھل لگنے والی بات ہے۔ دینی امور ہوں یا دنیوی امور۔ اور اس پھل سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جانی چاہئے اس پھل کو شیریں بنانا چاہئے تاکہ لوگ اس کی طرف لپکیں اس سے فائدہ اٹھائیں اور اس پھل والے انسان کو دعائیں دیں۔ اگر درخت پر پھل تو لگا ہو اور بہت زیادہ پھل لگا ہو لیکن ہو وہ کڑوا یا ہو وہ نقصان دہ تو اسے کون سراہے گا اس کی طرف کون لپکے گا۔

پس ہمیں اپنی فطرت کو بروئے کار لاتے ہوئے ترقی کی خواہش کو عملی جامہ پہنانا چاہئے اور ایسا کرتے ہوئے ہمیں پھل دار درخت کی طرح اپنے پھل کو نیچا کرنا چاہئے تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ہمارے لئے قابل فخر یہ بات ہونی چاہئے کہ جن کے پاس وہ پھل نہیں ہے وہ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ یہ بھی انسان کی اجتماعی زندگی کا ایک حسین ترین پہلو ہے چونکہ سب لوگ تو ایک جیسے آگے نہیں بڑھ سکتے اور سب لوگوں کو اکٹھے رہنا ہے اس لئے یہ لازم ہوا کہ جو آگے بڑھتے ہیں پچھلوں کی طرف مڑ کر دیکھیں۔ ان سے ہمدردی کریں۔ اپنے آگے بڑھنے کے نتائج کو ان کے ساتھ بانٹیں یعنی وہ بھی اس میں حصہ دار بنیں جو لوگ زیادہ دولت کما لیتے ہیں۔ اگر ان کی دولت صرف ان کے اپنے لئے ہو تو کسی کو کیا؟ کوئی کیوں اس کی تعریف کرے گا؟ کوئی ان کے لئے دعا کیوں کرے گا؟ لیکن اگر آگے بڑھتے ہوئے زیادہ دولت کمانے پر دوسروں کا خیال رکھا جائے غریبوں کی مدد کی جائے تو یہ دولت کمانا باعث برکت ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دینی امور میں اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو زیادہ اہلیت دی ہے۔ اور آپ زیادہ تگ و دو کرنے کے قابل ہیں اور کرتے بھی ہیں تو دوسروں کے لئے کم از کم دعا تو کیجئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اہلیت دے اور انہیں بھی تگ و دو کی توفیق دے۔ بجائے اس کے اگر آپ ان پر نکتہ چینی کریں تو آپ اپنی نیکی کو بھی ضائع کرنے والے ہوں گے کون چاہتا ہے کہ اس کی نیکی ضائع ہو جائے سوائے اس کے کہ اسے معلوم ہی نہ ہو کہ کس کس وجہ سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

پس آیئے ہم ان باتوں پر غور کریں اپنی اہلیت اور اپنی تگ و دو سے جو کچھ حاصل کرتے ہیں اس میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی حصے دار بنائیں کیونکہ ہم سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ہمیں جو کچھ ملتا ہے اسی سے ملتا ہے۔ پھر ہم اس کی مخلوق کے ساتھ اپنی حاصل کردہ اشیاء کو بانٹیں کیوں نہ۔؟ دین ہو یا دنیا' دونوں میں اس امر کی بڑی اہمیت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہاتھ پھیلاتا ہوں مَیں اپنے خدا کے سامنے
اور لوگوں کو یہ کیفیت نظر آتی نہیں
اپنے جیسوں سے کسی شئے کی طلب
بات ایسی ہے مجھے بھاتی نہیں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد۔ امریکہ

ممنونِ احسان

کچھ عرصہ پہلے ساہیوال جانے کا اتفاق ہوا۔ خاکسار کی وہاں بیٹی عزیز مکرم حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ کے عقد میں ہے۔ عزیز حفیظ کے ماموں محترم میجر منظور احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ایک دن خاص شوق سے ساہیوال کے نواح میں صبح صبح اپنی زمینوں پر لے گئے۔ اس سیر کے دوران باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ سیفی صاحب بہت زرخیز دماغ رکھتے ہیں۔ روزانہ نظم پر نظم لکھ دیتے ہیں۔ اور پورٹ لینڈ سے محترم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب سرجن نے ایک دن جب سیفی صاحب کا ذکر آیا بالخصوص ان کی شاعری کا تو کہنے لگے سیفی صاحب شاعری تھوک شاعری کرتے ہیں۔ یہ بھی ثبوت تھا دماغ کی زرخیزی کا۔ لیکن اخبار الفضل کے لئے نئے سے نئے عنوان تجویز کرنے اور ان پر لکھنے کی تحریک یہ بھی دماغی زرخیزی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ گزشتہ چند سال اپنی ادارت کے دوران کئی عنوان تجویز کئے اور قلمکاروں نے ان کے تعلق میں خوب سے خوب تر لکھا۔ اب "ممنون احسان" کا دور چل رہا ہے۔

خاکسار کو شروع شروع میں "ممنون احسان" کے تعلق میں کچھ لکھنے پر حجاب تھا کیونکہ جو خدا تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے کسی سے بھلائی کرتا اور احسان کا معاملہ کرتا ہے اس کی ہرگز یہ خواہش نہیں ہوتی کہ اس کا چرچا ہو۔ بلکہ بسا اوقات رنجیدگی محسوس کرتا ہے۔ اس عاجز پر میرے کئی بزرگوں اور عزیزوں کے خاص احسان ہیں۔ لیکن جب کبھی ان کا شکریہ بھی ادا کیا ہے تو انہوں نے اسے اچھے انداز میں نہیں لیا بلکہ اسے ناگوار سمجھا اور کہا کہ نہ شکریہ کی ضرورت ہے اور نہ کسی سے ذکر کرنے کی۔ اپنا فرض ادا کیا ہے۔

شکریہ خاموش دعاؤں سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ بفضل خدا اپنے محسنوں کے لئے لگاتار اور تسلسل سے ان کے احسانات کا شکریہ ان کے لئے خاص دعاؤں کے ذریعہ کرتا ہوں۔ اور کسی سے ذکر کرنا پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ الفضل میں ذکر کروں۔ کبھی ایسے پیاروں کے لئے حضرت امام جماعت الرابع سے ذکر کر دیتا ہوں تا حضرت صاحب کی دعاء خیر و برکت ان کو نصیب ہو۔ لیکن اخبار الفضل میں جن دوستوں اور عزیزوں نے "ممنون احسان" کے تحت جن محسنوں کا ذکر کیا ہے یا تو وہ اس دنیا فانی سے رخصت ہو چکے ان کا ذکر خیر ہو گیا اچھا کیا۔ یا ایسے گمنام اور پوشیدہ ہیں کہ کسی کو ان کا علم نہیں اور احسان اور بھلائی کا واقعہ درست بھی اور دلآویز بھی ہے۔ ایسے واقعات پڑھ کر اس عاجز کو تحریک ہوئی کہ حضرت امام جماعت الثالث کے ایک خاص احسان کا ذکر کروں جس کی بدولت سالہا سال خاکسار متمتع ہوتا رہا۔ اور خوب آرام پایا۔ اور سکون نصیب ہوا۔

مشرقی افریقہ سے خاکسار کی واپسی اور ربوہ میں آمد پانچ مئی 1961ء کو ہوئی تحریک جدید کے ادارہ نے خاکسار کی رہائش کے لئے بیت محمود کے قرب میں جو تین کوٹھیاں ہیں ان میں سے پہلی کونے والی خاکسار کو الاٹ کی۔ کافی عرصہ یہاں قیام رہا۔ تحریک جدید سے خاکسار کو صدر انجمن کی طرف واپس بھجوا دیا گیا۔ کیونکہ خاکسار اصل میں انجمن کا کارکن تھا آن ڈیپوٹیشن (مستعار) تحریک میں تھا۔ انجمن واپس بھجوانے کے بعد تحریک کے ادارہ نے لگاتار اور تسلسل سے کوٹھی خالی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ خاکسار کے پاس کوئی مکان نہ تھا۔ میرے والد بزرگوار جس کوارٹر میں رہتے تھے چھوٹا کوارٹر تھا۔ انجمن کے پاس ان دنوں کوئی مکان خالی نہ تھا۔ خاکسار انجمن کا کارکن تھا۔ حضرت امام جماعت الثالث کو خاکسار کی پریشانی اور تحریک کے مسلسل حکم کی اطلاع کسی طرح ہو گئی۔ اللہ جانتا ہے۔ کس طرح انہیں اطلاع ہوئی اور کس نے کی۔ ایک دن مجھے بڑے ہمدردانہ انداز میں فرمایا "شیخ صاحب! آپ کو مکان کی تکلیف ہے اور پریشانی۔ آپ کے ابا کا کوارٹر چھوٹا ہے۔ اب آپ کا خاندان بڑا ہو گیا ہے۔ جلسہ پر آتے ہیں تو تنگی محسوس کرتے ہیں۔ فضل اور بشیر (راقم کے بھائی ہیں) کی یہاں ربوہ میں دو کنال زمین ہے انہیں کہیں کہ وہ مکان بنا دیں آپ انہیں پانچ روپے ماہوار کرایہ کے ادا کر دیا کریں" خاکسار نے حضرت صاحب کی زبان سے یہ سن کر قدرے تسلی محسوس کی میرے امام اور آقا کو اپنے خادم کے لئے فکر ہے۔ اس تسلی کے باوجود خاکسار نے ان سے عرض کیا کہ میں اپنے بھائیوں کا بڑا بھائی ہوں۔ میں نے آج تک کبھی اپنی ضرورت اور پریشانی کا نہ ان سے ذکر کیا ہے اور نہ کبھی کوئی مطالبہ۔ میں ان سے یہ کیسے کہوں؟" یہ سنتے ہی حضرت صاحب نے فرمایا "میں ان سے کہوں گا" خاکسار نے عرض کیا "آپ کہہ سکتے ہیں آپ ان کے لئے باپ کی جگہ ہیں۔" چنانچہ حضرت امام الثالث نے میرے دونوں بھائیوں کو کسی ذریعہ پیغام بھجوایا۔ اور ان سے کرایہ کی بھی بات کی۔ ان نیک بخت بھائیوں نے حضرت صاحب کا ارشاد سن کر حضرت صاحب کی خدمت میں اطلاع بھجوائی کہ کرایہ لینے کا بڑے بھائی سے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہم مکان بنا دیتے ہیں" اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ میرے یہ دونوں بھائی ان دنوں سپلائی کا مشترکہ کاروبار کرتے تھے۔ اس ارشاد اور فیصلہ کے بعد انہیں پہلے ہی کسی ٹھیکہ میں 25 ہزار روپیہ کا نفع ہوا۔ یہ رقم انہوں نے انجمن کے خزانہ میں لا کر جمع کرا دی۔ اور سارے واقعہ سے میرے ابا کو بھی انہوں نے اطلاع کر دی۔ خزانہ میں یہ امانت میرے والد صاحب کے نام رکھوائی گئی۔ اور خزانہ کے افسر کی یہ اطلاع کی کہ مبارک کے دستخط سے چیک ایشو ہوں گے اور اسے یہ رقم ادا کی جائے" اس کے معاً بعد حضرت صاحب نے میرے بھائیوں کے اس مکان کا سنگ بنیاد خود تشریف لا کر محلّہ دار الصدر شمالی میں رکھا۔ حضرت امام الثالث کی امامت میں یہ پہلا مکان تھا جس کی بنیاد آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ دو کنال میں کشادہ اور پھر ضرورت کو پورا کرنے والا یہ مکان جب تیار ہو گیا اور خیر و برکت سے مکمل ہوا تو اس کی تعمیر پر قریباً پچیس ہزار روپے ہی اس وقت خرچ ہوئے اور میرے والد بزرگوار نے خزانہ کو اطلاع کر دی کہ اب مبارک کو اس امانت سے رقم نکلوانے کی اجازت نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خاکسار نے تحریک جدید کی کوٹھی خالی کر دی۔ اللہ تعالیٰ کی عنائت سے ملے ہوئے مکان میں آ کر رہنے لگا۔ لگاتار پندرہ سال تک اس مکان میں مقیم رہا اور بالآخر اپریل 79ء تک جس دن کہ انگلستان کے لئے دعوت الی اللہ کے فرض کی انجام دہی کے لئے روانگی ہوئی۔ رہائش کا سارا عرصہ سکون سے زندگی گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ثالث کے ذریعہ انتظام فرمایا۔ دلی دعا ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ان پر اس دنیا میں بھی نازل ہوتی رہیں۔ اپنے خدام کا کس کس رنگ میں خیال رکھا۔ اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین ائمہ کی شفقتوں کا مورد بنایا ہے۔ ہر ایک نے اپنے انداز میں اپنے پیار و شفقت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے میرے ان عزیز بھائیوں کو بھی جنہوں نے حضرت امام جماعت الثالث کے ارشاد کی تعمیل کر کے سعادت مندی دکھائی اور بے شمار برکتوں سے نوازے گئے بڑے خلوص سے طویل عرصہ تک کی رہائش کے لئے مہیا کیا۔

اور جب 5۔ مئی 91ء کو امریکہ میں جماعتی آفیشل ذمہ داریوں سے ریٹائر ہوا تو حضرت امام جماعت الرابع نے نہایت ہی قیمتی دعا دی "اللہ تعالیٰ آپ کو لا انتہا سعادتوں سے نوازے" اور دیگر خاص دعاؤں سے رخصت کیا۔ جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے خاص احسانات اور فضلوں سے نواز رہا ہے یہ ایک الگ اور لمبی تفصیل ہے۔ پھر کسی وقت۔ اللہ نے چاہا تو۔

ooo

چوہدری ظفر اللہ خان طاہر۔ ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی اکتالیسویں

سالانہ تربیتی کلاس 1997ء

مجلس خدام لاحمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی اکتالیسویں سالانہ تربیتی کلاس نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کلاس کا افتتاح محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے مورخہ یکم مئی 1997ء بروز جمعرات فرمایا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال اس کلاس میں 43 اضلاع کی 205 مجالس کے 636 خدام نے شمولیت کی سعادت پائی۔

کلاس کے دوران تمام خدام کو صبح آخر شب کی عبادت کے لئے باقاعدگی سے جگایا جاتا رہا اور باجماعت یہ عبادت ادا کی جاتی رہی۔ فجر کے بعد درس حدیث ہوتا رہا۔ صبح درس کے بعد طلباء کو باقاعدگی کے ساتھ ورزش کروائی جاتی رہی تاکہ خدام چاق و چوبند رہیں۔ یہ نظارہ بھی قابل دید ہوتا تھا۔ صبح ساڑھے سات بجے باقاعدہ تدریس کا آغاز ہوتا رہا جو کہ آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے علاوہ قریباً 12 بجے تک جاری رہتی۔ اساتذہ کرام بڑی باقاعدگی اور مستعدی کے ساتھ دینی نصاب پڑھاتے رہے۔ روزانہ نصف گھنٹہ کا علمی لیکچر ہوتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کے نظام سے متعارف کروانے کے لئے روزانہ نصف گھنٹہ وقت مقرر تھا۔ مہتممین کرام اپنے اپنے مقررہ ایام میں تشریف لا کر شعبہ جات کے بارے میں تفصیلی تعارف پیش کرتے رہے۔ مکرم نائب ناظر صاحب تعلیم نے تشریف لا کر طلباء کو نہایت مفید تعلیمی مشورے دیئے۔ خدام میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے ہر روز مشق تقاریر کروائی جاتی رہی۔ اس شعبہ کے تحت تقریر اور بیت بازی کے دلچسپ مقابلہ ہوئے۔ عصر کے بعد علماء سلسلہ مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے رہے۔

عشاء کے بعد شعبہ سمعی و بصری کے تحت روزانہ خدام کو مختلف دلچسپ معلوماتی و تفریحی ویڈیوز دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ خطبات اور ملاقات پروگرام دکھانے کا بھی اہتمام تھا طلباء مغرب بیت المبارک میں ادا کرتے رہے اور وہاں پر بزرگان سلسلہ کے درسوں سے بھی مستفید ہوتے رہے۔ شام کو باقاعدگی کے ساتھ کرکٹ 'فٹ بال' اور سوئمنگ میں خدام نہایت دلچسپی کے ساتھ شامل ہوتے رہے ہر روز ایک گروپ کا اجتماعی وقار عمل ہوتا رہا اور خدام کو گروپس کی صورت میں مرکز میں واقع نمائش بھی دکھائی گئی۔ جس سے طلباء نے بہت فائدہ اٹھایا۔ 9۔ مئی بروز جمعہ خدام کو منظم طور پر سیر کروائی گئی۔ 8۔ مئی کا دن عملی پروگرام کے لئے مختص تھا اس روز صبح ناشتے کے بعد خدام کو پکنک کے لئے یکو والا بنگلہ لے جایا گیا۔ وہاں پر خدام نے تیراکی' مختلف کھیلوں اور دیگر دلچسپ پروگراموں سے خوب لطف اٹھایا۔ شعبہ طبی امداد بھی اس پورے عرصے میں متحرک رہا ہومیو پیتھی طریقہ علاج اور ایلو پیتھی طریقہ علاج سے خدام کا علاج کیا جاتا رہا۔ 14۔ مئی کو خدام کا تحریری امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں 533 خدام شامل ہوئے یہ امتحان نہایت نظم و ضبط سے ہوا۔ حسب روایت اسی روز بعد عصر

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

لاہور کی روحانی قدریں

مولانا حنیف احمد محمود صاحب نے "لاہور کی روحانی قدریں" تصنیف فرمائی ہے۔ اس کتاب میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لاہور میں تشریف آوری اور مختلف اوقات میں اور مختلف مقامات پر ارشادات فرمانے کا ذکر کیا گیا ہے۔
کتاب کا انتساب مصنف نے اپنے والد محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی کے نام کیا ہے۔ جن کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ ان کی شب و روز کی دعاؤں نے میری تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اور اس انتساب میں آپ نے جماعت احمدیہ لاہور کے ان روشن ستاروں کے ناموں کو بھی شامل کیا ہے جن کو خدا تعالیٰ نے پاک ممبر کے لقب سے نوازا تھا۔

کتاب کا پیش لفظ محترم غالب احمد صاحب راجا نے 29۔ اگست 1996ء کو تحریر فرمایا۔ اسے صرف توصیف کا نام دیا گیا اور غالب احمد صاحب نے اس میں لکھا۔

"برادرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب نے اپنی اس مبارک تصنیف کی صورت میں جماعت احمدیہ لاہور کے لئے ایک بہت بڑی خدمت کا کام سرانجام دیا ہے۔ آپ نے کمال خوبی اور انہماک کے ساتھ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ان تمام سفروں اور قیام گاہوں کا ذکر اپنی تصنیف میں محفوظ کر دیا ہے جن کا تعلق لاہور شہر سے تاریخی طور پر ثابت ہے۔ یہ تمام مواد تاریخی حوالہ جات تحریرات اور مندرجات کے ساتھ اس قدر عرق ریزی سے پہلے مرتب نہیں ہو سکا تھا۔ مصنف نے بظاہر یہ کام مختصر تصنیف میں بہت احسن طور پر مکمل کر دکھایا ہے۔ جو قابل ستائش ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگ ترین خاندانوں کا ذکر اور ان کی تاریخ ساز رہائش گاہوں کی نشان دہی اور ان کا تفصیلی احوال ان خاندانوں کی نئی نسل اور نئی پود کے لئے نہ صرف جائز حد تک قابل فخر و ستائش ہے بلکہ ان کے لئے ان کے فرائض منصبی اجاگر کرنے کا بھی (اللہ نے چاہا تو) موجب ہو گا۔ خاکسار کی رائے میں یہ تصنیف ہر رنگ میں توصیف طلب ہے خدا کرے کہ مولانا کا یہ کار خیر محض اس کے فضل و احسان سے ہر رنگ میں معروف و مقبول ہو۔ آمین ثم آمین"

ایک اور پیش لفظ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب نے 27۔ ستمبر 1996ء کو تحریر فرمایا۔ اس پیش لفظ میں آپ نے لکھا۔

"تاریخ احمدیت میں لاہور کو بھی ایک اہم مقام حاصل ہے۔ یہ وہ شہر ہے جس کی خاک میں وہ خوشبو بسی ہوئی ہے جو امام دوراں کے وجود مسعود کے اس شہر میں ورود اور مختلف مقامات پر قیام سے چار سو پھیلی۔ اس شہر میں ہمیشہ اس امام محترم کی پر جلال و پر جمال آواز کی بازگشت سنائی دیتی رہے گی جو پبلک جلسوں اور نجی محفلوں میں بڑی شان سے ابھری۔ اس خوشبو پہ کوئی مخالف بند باندھ نہ سکا۔ نہ باندھ سکے گا۔ اس آواز کو جو یہاں سے ابھری کوئی دبا سکا نہ دبا سکے گا۔ مگر کوئی تو ہو جو ان پیاری محفلوں کا ان پر شوکت جلسوں کا ذکر دہرائے تا ایک بار پھر وہ پیاری یادیں تازہ ہو جائیں۔ وہ سریلی آواز پھر کانوں میں رس گھولے۔ اور پر معارف کلام پھر سنائی دے۔ اور ہم پھر ان گلیوں ان مکانوں تک پہنچ جائیں جہاں (حضرت صاحب) کے مبارک قدم پڑے یہ کتنی خوش قسمتی ہے لاہور کی اور کتنا اہم ہو جاتا ہے یہ شہر کہ اس کی بیوت میں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس وقت بھی عبادتیں ادا کیں جب انہیں ابھی خدائی خلعت سے نوازا جانا تھا۔ جہاں حضرت صاحب نے آریوں اور دوسرے ادیان پر اتمام حجت کے لئے بڑے زوردار حملے کئے۔ اور جہاں اللہ نے آپ کو دائمی قرب کی اطلاع دی اور پھر اشک بار آنکھوں نے اس چودھویں کے چاند کی آخری کرنیں دیکھیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مولانا حنیف محمود صاحب فاضل عربی کی بہت خوبصورت پیش کش ان کی تالیف "لاہور کی روحانی قدریں" پڑھتے ہوئے بالکل وہی تاثر ابھرتا ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا بیان مختصر بھی ہے اور مفصل بھی۔ جہاں تفصیل ضروری ہے وہاں ایک ایک بات کا تذکرہ کیا گیا ہے مثلاً پنڈت لیکھرام کا واقعہ اتنی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ قاری کو اس سلسلے میں شائد کسی اور کتاب دیکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے خاص طور پر ان نوجوانوں پر توجہ مرکوز کی ہے جو لاہور کے شور و غل اس کی بھاگتی دوڑتی زندگی اس کی ہما ہمی سے تو واقف ہیں لیکن اس کے ایک اور پہلو سے ناآشنا۔ مصنف چاہتے ہیں کہ نوجوان اس شہر کو ایک اور نظر سے بھی دیکھیں۔

جہاں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے مبارک قدم پڑے۔ جہاں حضرت صاحب کا مختلف جگہوں پر قیام رہا۔ جہاں مختلف جلسوں میں شرکت کی۔ اسی لاہور میں وہ مقام ہیں جو تاریخ احمدیت میں سنگ میل کی اہمیت رکھتے ہیں اور پھر یہاں وہ نشان عبرت بھی ہیں جن کے گہرے نقوش تاریخ احمدیت پر ثبت ہیں مصنف نے ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تسلسل سے ان واقعات کا بڑے احسن انداز میں ذکر کیا ہے۔ جو ہماری تاریخ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں اور پھر سب سے اہم بات جس کے لئے قاری ان کا خاص طور پر ممنون ہو گا کہ انہوں نے بڑی محنت اور تحقیق کے بعد ان مقامات کی نشان دہی کی ہے جہاں وہ پاک محفلیں منعقد ہوئیں۔ جہاں حضرت صاحب کا قیام رہا۔ جہاں تقاریر ہوئیں۔ آج وہ مقامات کس حال میں ہیں۔ آج وہ کس نام سے موسوم ہیں۔ ان تک پہنچنے کا راستہ کون سا ہے یہ سب اطلاع اور ضروری اطلاع بہم پہنچائی گئی ہے۔ یہ تحقیقی کام جستجو کھوج اور محنت کا متقاضی تھا جو نہایت قابل قدر ہے۔ اس رہنمائی کے نتیجہ میں اگر ہم چاہیں تو بآسانی ان جگہوں کو ایک بار پھر دیکھ سکتے ہیں اور اگر اتنی قربت نصیب ہو جائے تو شائد تخیل میں ہمیں ان مجالس میں شرکت کا سرور بھی عطا کرے جس کے لئے ہم مصنف کے لئے دعاگو ہوں گے۔ الغرض ان کی تحقیق اور تحریر نے ایک خلاء پر کیا ہے اور ایک نہایت قابل قدر کتاب سے ہمیں بہرہ مند ہونے کا ہمیں موقعہ دیا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و حکمت میں برکت ڈالے۔ آمین۔

مصنف نے "مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زباں میں" کے عنوان سے بھی دو چار صفحے تحریر کئے ہیں جن کے آخر پر آپ کہتے ہیں۔

یہاں میں ان احباب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے مختلف مواقع پر اس کتاب کو مرتب کرنے میں میری نہ صرف مدد کی بلکہ عمدہ اور قابل عمل مشوروں سے نوازا۔ ان میں سے سب سے پہلے بشیر الدین احمد صاحب شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ابتدا سے لے کر اس کتاب کی تکمیل تک ہر لحہ میں ہر ممکن مدد کی۔ اور اپنے نیک مشوروں سے رہنمائی بھی کی۔ جناب حافظ راشد محمود صاحب اور جناب فخر الحق شمس صاحب نے مسودہ کے مطالعہ اور علمی لحاظ سے بعض امور کی نشان دہی کی ہے۔ جناب باسط نعیم احمد صاحب اور جناب لطیف محمود صاحب (فوٹو گرافرز) بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے میرے ساتھ تمام مقامات تک پہنچ کر ان کو تصویری زبان میں محفوظ کیا۔ خاکسار اگر اپنی اہلیہ محترمہ ذکریہ فردوس کومل صاحبہ کا شکریہ ادا نہ کرے تو حق تلفی ہو گی کیونکہ انہوں نے دن رات ایک کر کے اس کتابچہ کی پروف ریڈنگ میں میری مدد کی۔ ان کے علاوہ اور بہت سے دوستوں نے کتاب کی تیاری میں مدد دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ قارئین کرام کا احسان ہو گا اگر وہ اپنی رائے اور قیمتی مشورے سے مطالعہ کے بعد نوازیں تا آئندہ ایڈیشن کے ذریعہ درستگی ہو سکے۔ آخیر میں دعاگو ہوں اللہ تعالیٰ میری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور میری یہ حقیر کوشش احباب جماعت لاہور کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور نبھانے میں مد و معاون ثابت ہو۔ آمین۔"

یہ تحریر 10۔ مئی 1996ء کی ہے۔

ہم ان چند باتوں کو پیش کرنے کے بعد اپنی دعائیں مصنف کی دعاؤں میں شامل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کوشش کے بہترین نتائج اس صورت میں بھی سامنے آئیں کہ احباب جماعت لاہور اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سمجھیں اور انہیں نبھائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ہم اپنی اس خوشی کا بھی اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ برادرم مکرم حنیف احمد محمود صاحب حضرت سلطان القلم کے ایک سپاہی کی حیثیت سے قلم ہاتھ میں لے کر اس میں بہت اچھے اچھے کارنامے سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو توفیق دیئے رکھے۔ کہ آپ اپنی تصنیفات کے ذریعہ احمدیہ جماعت کی بھرپور علمی خدمت سرانجام دیتے رہیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور ہم یہ بھی چاہیں گے کہ ان کے علاوہ دیگر احباب بھی جو صاحب قلم ہیں یا صاحب قلم بننے کی کوشش کر رہے ہیں وہ اس میدان میں آگے آئیں اور جماعت کے لئے مختلف موضوعات پر کتب تحریر فرمائیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کی یہ بڑی خواہش تھی اور اسی لئے آپ نے دو سو موضوعات بھی پیش فرمائے تھے کہ جماعت کے احباب کی علمی خدمت کے لئے صاحب قلم احباب کچھ نہ کچھ لکھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں سے ہر وہ شخص جو قلم ہاتھ میں لے چکا ہے یا لینے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس میدان میں اپنے جوہر دکھا سکے۔

(ن-س)

OOO

بقیہ صفحہ 3

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں سلسلہ کے جید علماء نے طلباء کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

اس کلاس کی اختتامی تقریب 15۔ مئی کو بوقت 9 بجے صبح ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تھے۔

تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نے خدام سے ان کا عہد لیا۔ پھر حضرت امام جماعت الثانی کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ بعد ازاں خدام نے ترانہ احمدیت پیش کیا۔ ترانے کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے نہایت موثر خطاب سے نوازا۔

اجتماعی دعا کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان و معاونین کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

OOO

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں
یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیے جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اسکے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا اگر اسکے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاے گا دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب- ایم اے

روحانی اور مادی ترقی کا راز- غیب کی تلاش

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کی روحانی فلاح کے لئے جو طریق بتایا ہے یعنی غائب پر ایمان- عبادت کا بجالانا اور تمام عطاء کردہ قوتوں- خواص اور جواہر کا اسی مقصد کے لئے بروئے کار لانا اسی میں اس نے مادی ترقی کا راز بھی رکھ دیا ہے- ترقی کے زینہ کے سفر میں خواہ روحانی ہو یا مادی دونوں صورتوں میں یہی اصول کار فرما نظر آتا ہے- روحانی ترقی کے لئے جو امر بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے وہ ایک ایسی ہستی پر ایمان لانا ہے جو آنکھ سے اوجھل اور غائب کے زمرہ میں آتی ہے- جو نظر آنے والے اور نظر سے اوجھل نظام کو ایسی عمدگی سے چلا رہی ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے- جب تک یہ بنیادی پتھر رکھ نہیں دیا جاتا آپ عمارت تعمیر ہی نہیں کرسکتے- آپ اگلا قدم اٹھا ہی نہیں سکتے- اور اگر کوئی اللہ ہے ہی نہیں اور یہ کائنات ایک حادثہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی تو پھر انسان کس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈالے اور کیوں-

انسان کی پیدائش کو ہی لے لیں وہ کس طرح ایک پانی کے قطرہ سے وجود پکڑتا ہے- لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے- ہڈیاں تشکیل پاتی ہیں- ان پر گوشت مڑھا جاتا ہے- شریانوں اور اعصاب کا انتہائی پیچیدہ نظام فٹ ہوتا ہے- پھر نفخ روح ہوتی ہے دل دھڑکنا شروع ہوتا ہے اور سائنسدان بتاتے ہیں کہ جنین ان تمام مراحل سے نو ماہ کے عرصہ سے گزرتا ہے جس سے وہ اربوں سال میں ایک خلیہ کی ہیت سے نکل کر موجودہ صورت پر آیا ہے اور یہ سب عمل ایک رحم میں اندھیرے میں تکمیل پا رہا ہوتا ہے- یہی ہستی ہے جو زندہ کرتی اور مارتی ہے- جو رحمان اور قائم بالذات ہے- جسے نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ- جو بظاہر نظر سے اوجھل ہے مگر ہر چیز میں جلوہ گر- لیکن اگر ایمان غیب تک ہی محدود رہے تو اس کا کیا فائدہ- وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے- اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے جو کہ ایمان بالغیب کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام عطاء ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہو کر عالم شہود کی طرف آ جاتی ہے اور جن باتوں پر وہ غیب کے طور پر ایمان لاتا تھا اب ان کا عارف بن جاتا ہے-

اس معرفت کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی عبادت بجالاؤ- یہ عبادت کوئی وقتی یا جذباتی عمل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس پر دوام چاہتا ہے اور جس طرح جسم کو مادی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روح کے لئے عبادت اور بندگی غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور جیسے جسم غذا کے نتیجہ میں نشوونما پاتا ہے اسی طرح روح عبادت کے نتیجہ میں ترقی کی منازل طے کرتی ہے- یہاں پر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ عبادت کو صرف جسم کی ظاہری حرکات پر مشتمل چیز ہی نہ سمجھ بیٹھنا بلکہ جب تک انسان وہ تمام انواع کے رزق جو اس نے عطاء فرمائے ہیں- وہ تمام صفات اور قویٰ جو ودیعت ہوئے ہیں اور جملہ صفات کو اپنے دائرہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال نہیں کرتے- اس کی مخلوق پر بغیر امتیاز رنگ و نسل اور مذہب کے اسی کی طرح گو ادنیٰ حالت میں- ربوبیت- رحمانیت اور رحم بن کر نہیں جھکتے تم عبادت کا حق ادا نہیں کر رہے- تم نے قشر پر ہاتھ مارا ہے مغز پر نہیں- ایسا انسان اس شخص کی مانند ہے جس نے ایک دیوار بنا کر اپنے آپ کو محفوظ اور امن میں سمجھ لیا- جب تک تمام دیواریں اور ان پر چھت مکمل نہ ہو خواہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو انسان امن کی حالت میں نہیں- جوں جوں اس کی استطاعت بڑھے گی وہ دیواروں کو اونچا اور مضبوط اور چھت کو پختہ اور مکان کے سائز کو وسیع کرتا چلا جاتا ہے- اس کے اس عمل سے نہ صرف وہ خود اور اس کے خاندان کے لوگ بلکہ خلق خدا بھی فائدہ اٹھاتی ہے-

اب ذرا انہی آیات کو مادی ترقی پر چسپاں کر کے دیکھیں- مادی ترقی میں جن امور نے انقلاب برپا کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کیا ہے وہ بھی غیب کی تلاش- اس تلاش کے لئے ایک لگن اور جستجو اور اسی جستجو میں اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ تمام صلاحیتوں کا بھرپور انداز میں استعمال ہے-

پہلی منزل یہی ہے کہ انسان کو یقین ہو کہ جو کچھ بھی دنیا میں ظاہر ہے اس سے کہیں زیادہ پوشیدہ بھی ہے اور غیب کے درجہ میں آتا ہے- خواہ وہ علم کی کوئی بھی شاخ ہو- علم کی کوئی شاخ ایسی نہیں جس پر انسان سمجھ لے کہ بس اب اپنے نقطہ کمال تک پہنچ گئی ہے اور اس سے آگے اس میں ترقی یا نئی راہوں کے امکانات مفقود ہیں اور اس میں کوئی بھی امر پوشیدہ نہیں رہا- جہاں یہ سوچ پیدا ہوئی وہاں ہی ترقی رک جائے گی- غرض ہر شئے- ہر علم کی شاخ پر اول یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ جو کچھ بھی ہم حاصل کر چکے ہیں اس سے مزید پوشیدہ راز اس میں موجود ہونے کے امکان موجود ہیں- یہ انسان کی ترقی کی سیڑھی پر پہلا قدم ہے جس پر قدم رکھے بغیر کسی قسم کی مادی ترقی ممکن نہیں- یعنی غیب پر ایمان اور یقین-

انہی لوگوں اور قوموں نے ترقی کی اور نئے نئے علوم اور نئی نئی ایجادات کی ہیں جن کو یہ بات پریشان کیے ہوتی ہے کہ فلاں چیز کے پیچھے کون سی پوشیدہ طاقت یا قوت کار فرما ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (1) "اللہ آسمان اور زمین کے غیب کو جانتا ہے-" پھر فرماتا ہے- (2) "اللہ تعالیٰ کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں-" غیب کے معنی ان امور کے بھی ہیں جو حواس ظاہری سے معلوم نہ ہوسکیں اور ان کی شناخت اور ثابت کرنے کے لئے عقلی اور تجرباتی دلائل کی ضرورت پڑے-

باقی صفحہ 6 پر

تحریر ولیم جے براڈ

ترجمہ- عاصم جمالی

زمین پر "زندگی" کیسے نمودار ہوئی؟

دم دار ستارے کا تحفہ

خیال کیا جاتا ہے کہ اس کرہ ارض سے ورے نظام شمسی کی تاریک جھالر پر کم از کم دس کھرب دم دار ستارے چھپے ہوئے ہیں- اس گم گشتہ قلمرو میں جہاں سورج کی نحیف و نزار کرنیں ٹھٹھری ہوئی فضا کو کم کرنے میں کچھ بھی نہیں کرسکتیں- طوفانی برف کے اکثر چکر کھاتے ہوئے بڑے بڑے لامتناہی ٹکڑے مدار میں رواں دواں ہیں- لیکن زمانہ تاریخ میں صرف چند دم دار ستاروں نے اس یخ بستہ فضا کو چھوڑا ہے- اور نظام شمسی کے اندرونی حصہ میں داخل ہوئے ہیں- چند اوقات میں کرہ ارض کے آسمانوں پر چمکے ہیں- گزشتہ تہذیبوں نے انہیں اکثر موت اور حشر کے پیش خیمہ سے تعبیر کیا ہے- دم دار ستاروں کے متعلق یہ غیر منطق رد عمل اب بھی دیکھنے میں آتا ہے- اس کی شہادت ہمیں انیکو سانٹا فے کیلیفورنیا کی حالیہ وحشت ناک خود کشیوں سے ملتی ہے- جہاں حال ہی میں انتالیس 39 افراد ہلاک ہوئے ہیں بظاہر اس عقیدہ کی بناء پر کہ "ہیل باپ" باہر کی فضائے بسیط کی روحانی فضا میں جانے کا اجازت نامہ ہے-

جدید ماہرین فلکیات چند دیگر وجوہ کی بنا پر "ہیل باپ" کے گرویدہ ہیں- اس سے پیشتر انہوں نے ایسی نظارہ آفریں چیز نہیں دیکھی تھی- اس کی برفانی تہہ اندازاً پچیس میل چوڑی ہے جو جسامت میں عام دم دار ستارے سے دس گنا بڑی ہے اور اس قدر بڑی ہے کہ کئی مجموعوں کو ہڑپ کر جائے- اس کی بڑی جسامت اس کی غیر معمولی چمک کا باعث ہے معائنے میں آسانی پیدا کرتی ہے- بیس ماہ قبل جب اسے مشتری کے مدار کے پیچھے دریافت کیا گیا تھا- ماہرین فلکیات کو اس کے تفصیلی مطالعے میں دقت محسوس ہوئی کیونکہ سورج سے اس کی بیرونی سطح گرم ہو گئی تھی- اس دیو قامت برفانی گولے سے ہر ثانیئے میں اس کی کیمیاوی ساخت کے سراغ ملتے تھے-

اب پہلی بھرپور معلومات نے ایک شاندار نظریہ کو تقویت دی ہے- یہ اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ دم دار ستاروں کی برف میں ایسے کیمیاوی پیش رو موجود ہیں جنہوں نے زندگی کو جنم دیا- اور یہ کہ ابتدائی زمین پر ایسے برفانی دار ستاروں کی ایک بڑی تعداد گری جس سے یہ نقیب زمین سے بوئے گئے جنہوں نے آخر کار متنوع حیاتیات کا ہنگامہ کھڑا کیا- یہی طریق کار تمام نظام کائنات میں کار فرما سمجھا جاتا ہے- یعنی ان گنت دنیاؤں میں زندگی کی تخم ریزی- اس نظریئے کو ایک بھاری حمایت حاصل ہو رہی ہے کیونکہ دوربین سے زمین کے گرد اگرد ہیل باپ ٹنوں پانی میں نہیں اگل رہا بلکہ میتھالول' نارملڈی ہائیڈ' کاربن مونو اکسائیڈ' ہائیڈروجن سائنائڈ' ہائیڈوروجن سلفائڈ اور بہت سے کمپاؤنڈ جن میں کاربن کی ایک بڑی مقدار ہوتی ہے- دوسرے الفاظ میں یہ وہ بنیادی اجزاء ہیں جن کو زندگی کی ابتداء میں ضروری خیال کیا جاتا ہے- ماہر فلکیات ڈاکٹر ڈیل- پی- کروکشینک جو کیلیفورنیا کے تحقیقی مرکز نیشنل ایروناٹک سپیس" میں منتظم ہیں نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ یہ ایک آہنی پردے کے پیچھے چھپی ہوئی مثال ہے جسے ہم نے کبھی بھی مسلسل اتنے اہم مالیکیول میں نہیں پایا تھا-

حالیہ جرنل آف سائنس کے شمارہ میں "ہیل باپ" کے بارے میں تحقیقات کے آٹھ مضامین میں سے پہلے مصنف کروکشینک ہیں- نئی دریافتوں کو بائیو اسٹرانومی کے میدان میں سنگ میل کی حیثیت دی گئی ہے- جس کے زیر اثر آسمانوں کو زندگی کی نشان دہی کرنے والے سمجھا جا رہا ہے- کائناتی زرخیری کی کی خبر دم دار ستاروں کے بارے میں پرانے خیال کو عجیب سمجھا جا رہا ہے جس کے تحت ان کو تباہی کی علامت سمجھا جاتا تھا-

فضا میں ستائیس میل فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتے ہوئے' دم دار ستارے سورج سے قریب ترین ہیں- سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ان کا نظام شمسی کی بیرونی حدوں پر سعود اغلباً ان کی بناوٹ کے جاننے کا مزید پتہ دیتا ہے- اس کے ساتھ تمام اپریل اور اوائل مئی میں رات کے وقت آسمان پر یہ نمایاں ہوتے ہیں-

کیمرج میں ہاورڈ سمتھ سونین سنز برائے ایسٹرو فزکس کے ڈاکٹر برائن جی مارسڈن نے کہا ہے کہ یہ ابھی چھپے نہیں ہیں- موصوف دم دار ستاروں اور دوسری آسمانی اجسام کی گزرگاہوں کا کھوج لگاتے میں نے مزید کہا ہے کہ سر شام آسمان پر ان کی دید اور واضح ہوتی جا رہی ہے- ایسے دم دار ستارے دو سو سال میں ایک بار نظر آتے ہیں- ان کا اہم ہونا ان کا نادر نظر آنا ہے-

ڈاکٹر ہیرلڈ- اے ویور جو جان ہاپکنز یونیورسٹی میں ایسٹر فزسٹ میں اور سائنسی مقالہ جات کے سربراوردہ مصنف ہیں کہ فی الواقعہ "ہیل باپ" ہو سکتا ہے کہ اس وقت نظر آتا ہو جب یہ اپنے زمہریری مسکن میں واپس جاتا ہو- مرکز میں بعض اوقات گرمی کا ذخیرہ جمع ہو سکتا ہے جو اندرونی اور بیرونی درجہ حرارت کو بڑھا دیتا ہو" انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا" ہمارے پاس پہلے سے یہ خوبصورت اعداد و شمار موجود ہیں اور ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ واپس کس طرح جاتے ہیں- اس میں ایک جوش و ہیجان پایا جاتا ہے-"

کچھ دور بینیوں کو "ہیل باپ" کی کھوج میں رکاوٹ ڈالنی چاہئے جب یہ سورج کے قریب جاتے ہیں یا ان کو سورج کی چمک دار روشنی سے ٹوٹ جانا چاہئے- یہ بالخصوص ہبل دوربین کے ضمن میں درست ہے جو کہ زمین کے دائرے کا مطالعہ کرتی ہے- بعد میں جب دم دار ستارے مدھم فضاؤں میں گردش کرتے ہیں- ماہرین فلکیات کو اپنی کوششیں دوگنی کرنا ہوں گی کہ وہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

بشریٰ بشیر

محترم میجر عبدالرحمان صاحب

30۔ جنوری 1997ء کی نیم روشن' یخ بستہ صبح کو میرے سب سے بڑے بھائی جان عبدالرحمان صاحب چپ چاپ اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ اس سے قبل یکے بعد دیگرے میرے پانچ بہن بھائی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ نہ تو باغبان رہے اور نہ ہی شجر سایہ دار اور گل ہائے رنگا رنگ جن کے دم سے چمن کی رونق تھی۔

جب اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانات اور لا تعداد فضلوں کی پیہم برسات کی طرف نگاہ اٹھتی ہے تو اس کے شکر کا حق ادا کرنے کے لئے زبان ساتھ نہیں دیتی۔ سب سے عظیم احسان خدائے رحمان و رحیم کا یہ ہوا کہ اس نے ہمیں صالح اور متقی والدین کی نعمت سے نوازا۔ یہ نیکی اور تقویٰ انہیں احمدیت کی بدولت ہی حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو بے شمار رحمتوں سے نوازے جنہوں نے احمدیت جیسا انمول خزانہ ہمارے لئے بطور ورثہ چھوڑا اور دعائے نیم شبی جیسے قیمتی جواہر سے ہمیں حتیٰ المقدور مالا مال کر دیا۔

بھائی جان عبدالرحمان ابھی ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان بھی پاس نہ کر پائے تھے کہ ہمارے ابا جان شیخ محمد عبداللہ جو برما سے رخصت گزارنے گھر آئے تھے (سیالکوٹ میں) اچانک بیمار ہوئے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر وفات پا گئے۔ اس طرح پر بیوہ ماں اور چھ کم سن بہن بھائیوں کی تمام تر ذمہ داری بھائی جان کے ناتواں کندھوں پر آ پڑی۔ یہ وقت بہت کٹھن اور صبر آزما تھا جس کا سامنا اس سترہ سالہ نوجوان نے بڑی جواں مردی سے کیا۔ ایف ایس سی کا امتحان پاس کرتے ہی انہوں نے ٹیکنیکل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بمبئی کا رخ کیا اور تربیت مکمل ہونے پر اپنی عملی زندگی کا آغاز وائرلیس کے محکمہ فوج سے کیا۔ اپنی فوجی ملازمت کے دوران کبھی تو آسام کے دشوار گزار جنگلوں میں بسر اوقات کی تو کبھی یو۔ پی۔ کے مہذب میدانوں میں تہذیب و تمدن سے شناسائی حاصل کی۔ اس طرح زندگی کے نشیب فراز کا سامنا کرنے کے لئے انہیں وسیع تجربات حاصل کرنے کے مواقع میسر آئے۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا اور مختلف موضوعات پر متعدد کتب پڑھیں جس سے ان کا علم گہرا اور وسیع ہوتا چلا گیا۔ اپنی عملی زندگی کے انوکھے واقعات بڑے موثر اور دلکش انداز میں سناتے۔

طبیعت میں مزاح بھی تھا لیکن مذاق بہت شستہ تھا۔ نرم مزاج اتنے کہ ساری عمر کسی سے کبھی تیز لہجے میں بات نہ کی۔ ہمارے ساتھ اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ہمیشہ بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ انکار یا تکرار ان کی عادت نہ تھی۔ اگر تو بات دل کو لگتی تو فوراً مان جاتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔ اکثر دوسروں کی دلجوئی کی خاطر مفاہمت کا راستہ اختیار کرتے۔ طبعاً سنجیدہ مزاج تھے اور اکثر خاموش رہتے۔

باہمت اور مستقل مزاج بہت تھے لڑکپن سے لے کر اکیاسی سال کی عمر تک تمام سرد و گرم کا مقابلہ بڑے تحمل سے کیا۔ بے شمار مشکل مراحل در پیش ہوئے لیکن انتہائی سکون اور ثبات قدم کے ساتھ ان تمام خار زاروں کو عبور کیا۔ کبھی کسی قسم کی بے صبری یا ناشکری کا کلمہ ان کی زبان سے نہ نکلا آخری چند روزہ بیماری بہت تکلیف دہ تھی لیکن اس وقت بھی ان کی برداشت دیدنی تھی۔

بیوی قریباً آٹھ برس سے بعارضہ فالج بے بس اور معذور بستر پر پڑی تھی۔ ان کی تیمارداری اور دلجوئی کے لئے خاصا وقت دیتے۔ صبح اخبار کا مطالعہ ان کے بستر کے پاس بیٹھ کر کرتے اور شام کی چائے بھی ان کے قریب ہی نوش کرتے۔ چھوٹے موٹے کام کے علاوہ ان کی دلچسپی اور شوق کو پورا کرنے کا اہتمام بھی کرتے مثلاً تازہ گلاب اپنے ہاتھ کی تیار شدہ کیاری سے لا کر ان کے پاس سجاتے تاکہ بیمار کو تھوڑی سی فرحت نصیب ہو۔

تمام رشتہ داروں' ہمسایوں اور دوستوں سے آخر دم تک خوشگوار تعلقات قائم رکھے۔ جو تعلق ایک مرتبہ قائم ہوا وہ نہ صرف قائم رہا بلکہ پختہ تر ہوتا چلا گیا۔ بڑے خلوص اور وفا کے ساتھ تمام رشتے نبھائے۔ سبھی ان کی خوش مزاجی اور نرم گفتاری سے بہت متاثر ہوتے۔ ہمسایوں سے حسن سلوک بلکہ مارکیٹ کے دوکانداروں سے حسن معاملہ بھی بہت نمایاں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سب لوگ آج بھی ان کے مداح ہیں۔

فکر معاش اور گھر والوں کی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے بہت سرگرداں رہے لیکن جب ریٹائرمنٹ کے بعد سیالکوٹ میں آ کر مقیم ہوئے تو جماعتی کاموں کو باحسن پورا کیا۔ محلہ پورن نگر کے صدر اور سیالکوٹ شہر کے سیکرٹری مال رہے۔ بعد ازاں اسلام آباد جب منتقل ہوئے تو بیوی اور داماد کی جان لیوا بیماریوں کی دیکھ بھال

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

اللہ تعالیٰ ان خزائن کو خواہ وہ روحانی ہوں یا مادی ان لوگوں پر کھولتا ہے جو اس کی جستجو رکھتے اور کوشش کرتے ہیں۔ وہ ان خزائن کی کنجیاں تقسیم کرنے میں بخیل نہیں۔ بخیل وہ ہوتا ہے جسے خزائن کی کمی کا ڈر ہو۔ وہ تو اس خوف سے پاک ہے کہ وہ نہ صرف خزائن کا مالک ہے بلکہ پیدا کرنے والا بھی اور اس کی یہ صفت عارضی یا ناقص نہیں۔ وہ ہر لمحہ تخلیق کرتا چلا جا رہا ہے۔ اقبال نے خوب کہا ہے کہ "ڈھونڈنے والوں کو دنیا نئی دیتا ہے۔" تلاش شرط ہے۔

غیب پر ایمان لانے سے غیب خود بخود ظاہر نہیں ہو جاتا۔ جس طرح روحانی دنیا میں اس راہ میں کوشش شرط ہے۔ اسی طرح یہاں بھی اسی شرط کا اطلاق ہوتا ہے۔ اب غیب کو حاصل کرنے کے لئے ایک لگن کا ہونا ضروری ہے اور لگن بھی ایسی کہ اس مقصد کو پانے کے لئے گویا وہ ایک آگ میں جل رہا ہو۔ یہ بھی ایک عجیب امر ہے کہ تجرباتی دنیا میں جو چیز سب سے زیادہ استعمال میں آتی ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں حرارت کا استعمال ہے۔ بغیر لگن کے پوشیدہ امور کے متعلق تحقیق ناممکن امر ہے۔ اگر انسان میں لگن نہ ہو اور وہ تحقیق کو ادھورا چھوڑ کر تھک کر بیٹھ جائے تو اس کی محنت رائیگاں جاتی ہے۔

تیسری شرط یہ ہے جو بھی استطاعتیں اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائی ہیں ان کا بھرپور استعمال میں لانا۔ آپ دیکھیں کہ آج کل کی دنیا میں جو ملک اور قومیں ترقی یافتہ کہلاتی ہیں اور جن کا اقتصادیات پر قبضہ ہے اور جن جن ممالک نے بھی ترقی کی ہے انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا اور اس پر کار بند ہوئے کہ خواہ گورنمنٹ ہو یا کوئی کمپنی وہ تعلیم اور ریسرچ پر ملک یا کمپنی کی آمد کا معتد بہ حصہ خرچ نہیں کرتی وہ دنیا میں اپنا مقام نہیں بنا سکتی۔ اسی غرض کے لئے مثلاً بعض دواء ساز کمپنیاں نئی اور پرانی امراض کے لئے زیادہ موثر اور طاقت ور دوائیاں یا علاج دریافت کرنے کے لئے بعض اوقات اتنی رقم خرچ کرتی ہیں جو چھوٹے چھوٹے ممالک کے کل بجٹ سے بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ یہی حال باقی تمام شعبہ ہائے معیشت کا ہے۔ موٹر بنانے والے۔ تیل کی مصنوعات بنانے والے۔ کاسمیٹکس تیار کرنے اربوں روپیہ تحقیق پر خرچ کر رہے ہوتے ہیں یہ حال تو مال خرچ کرنے کا ہے۔ پھر یہی عمل ہمیں تعلیمی اداروں پر محیط نظر آتا ہے جہاں بیشتر ریسرچ جنم لیتی ہیں۔ یہ تو ان قوموں کی اجتماعی کوششوں کا حال ہے جہاں تک ذاتی کوشش اور تگ و دو کا سوال ہے وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جنہیں نہ صرف ریسرچ کی لگن ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام عطاء کردہ Facilities کو نہ صرف خرچ اور استعمال کرتے ہیں بلکہ انہیں مزید صیقل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔

پس جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس روحانی اور مادی ترقی کے راز کو اپناتے نہیں ہمارا وہی حال ہو گا کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

OOO

بقیہ صفحہ 5

"ہیل باپ" کی کیمیاوی اور طبعی بناوٹ کا سراغ لگا سکیں اس امید کو تقویت دینے کے لئے کہ جو پراسرار رابطہ دم دار ستاروں اور زمین پر زندگی کی پہلی جنبش کے درمیان ہے۔

(روزنامہ ڈان لاہور مورخہ 23۔ اپریل 1997ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30970

I Drs Deddy Koesnadi S/O Tisna

پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت 1963ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-1-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین برقبہ پانچ ہزار مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی Rs 5,000,000 (2) کار ماڈل 1978ء مالیتی Rs 5,000,000 (3) کار ماڈل 1961ء مالیتی Rs1,000,000 اس وقت مجھے مبلغ 398,200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Deddy Koesnadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 E.Dimyati انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Mandang Thuriatna انڈونیشیا

مسل نمبر 30975

I Darisman Broto Son Of Darsan

پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت 85-9-9 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200,000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Darisman Broto انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Djoko Pramono انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Bachtiar Husein.BSc انڈونیشیا

مسل نمبر 30976

I Mis Arifah Rahmani D/O Nazir Achmad

پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت 1985ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 91-8-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی پانچ گرامز مالیتی Rs110,000 اس وقت مجھے مبلغ 100,000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Arifah Rahmani انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Rd.Ridhoan انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 MemetM.A Surahman انڈونیشیا

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب عرصہ دو سال کی شدید بیماری کے بعد 97-5-14 کو فضل عمر ہسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 97-5-16 کو ان کے بڑے بھائی مکرم نصیر احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور تدفین قبرستان عام نمبر1 میں ہوئی اور مکرم نصیر احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے بعد تدفین دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ امتہ المتین صاحبہ بابت ترکہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ)

محترمہ امتہ المتین صاحب زوجہ مکرم مسعود احمد صاحب دھاریوال ساکنہ مکان نمبر 17/20 دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں لہٰذا قطعہ نمبر 17/20 واقع محلہ دارالنصر کل رقبہ 10 مرلے میں سے ان کا حصہ 3ء33 مرلے میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ امتہ المتین صاحبہ (دختر)
2۔ مکرم محفوظ احمد عابد صاحب (پسر)
3۔ مکرم داؤد احمد آصف صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ حلقہ گلشن اقبال شرقی کراچی کے ممبران مکرم چوہدری رفاقت اللہ صاحب سیکرٹری مال گلشن اقبال شرقی کراچی کی بیٹی، نواسی سمدھی اور سمدھن کی وفات پر اپنے گہرے اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اعزاء و اقرباء کو اس جانکاہ صدمے کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا اور ان کے بچوں کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

اراکین مجلس عاملہ حلقہ گلشن اقبال شرقی
3 مئی 1997ء کراچی

واقفینِ نو!

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

عظمٰی بنت خالد محمود
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

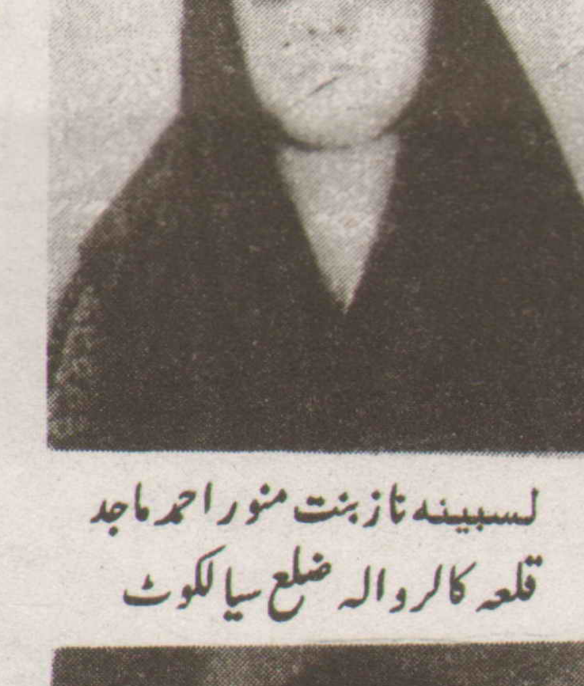
لسبینہ ناز بنت منور احمد ماجد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

شاہدہ مجید بنت عبدالمجید
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

مدیحہ مبشر بنت مبشر احمد
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

عالیہ صدف بنت عبدالرؤف
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

نبیل احمد ابن عبداللطیف
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

نعمت اللہ ابن سفیر احمد
گھنوکے ججہ

مطلوب احمد ابن محفوظ احمد
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

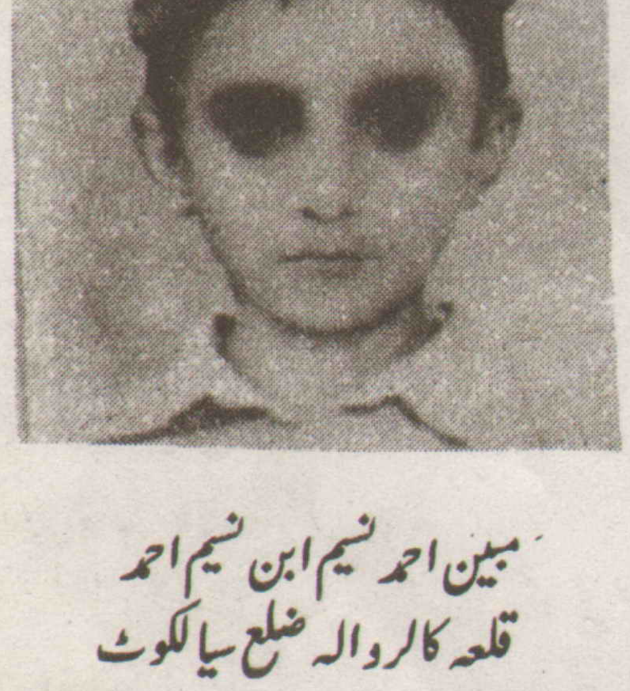
مبین احمد نسیم ابن نسیم احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

بقیہ صفحہ 6

اور گھر کے تمام کام جو باہر نکلے بغیر انجام نہیں پا سکتے سبھی کو بڑے سلیقے اور عزم سے پورا کرتے رہے حالانکہ خود بھی عرصہ پچاس برس سے درد شقیقہ کے مریض تھے اور شدید درد کے باوجود کبھی بے چینی اور بے قراری کا اظہار کر کے گھر والوں کو پریشان نہ کرتے۔ عام صحت بہت اچھی رہی اس لئے کہ بڑی صاف ستھری زندگی گزاری۔ تمام عمر لمبی سیر کی اور غذا صحت بخش اور قلیل مقدار میں استعمال کی۔ صاف ستھرا بے شکن لباس ان کی خوش ذوقی کا آئینہ دار رہا۔

چند روز بعارضہ قلب بیمار ہوئے تو گنتی کے دن بستر پر گزارے جو ان کے لئے سخت ذہنی اذیت تھی۔ 28۔ جنوری کو ان کا ایک چھوٹا سا آپریشن بہترین ہسپتال میں ہوا لیکن وقت پورا ہو چکا تھا۔ آپریشن سے اگلے روز دل نے ساتھ چھوڑ دیا اور 30۔ جنوری کی رات کو بھائی جان اس ٹھنڈی اور تاریک رات کو لحد میں جا سوئے۔ رہے نام اللہ کا!

○○○

وقف جدید کے عالمگیر تقاضے

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے سال رواں کے چھ ماہ ختم ہونے والے ہیں لہٰذا اس موقع پر تمام زعما کرام مجلس انصاراللہ پاکستان اپنی اپنی مجلس / جماعت کا جائزہ لیں کہ کیا سب انصار وقف جدید کی الٰہی تحریک میں نہ صرف شامل ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطاء کردہ حیثیت اور وسعت کے مطابق شامل ہیں۔ نیز جن انصار بھائیوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی فضلوں سے نوازا ہے۔ وہ شکرانے کے طور پر "معاونین خصوصی کے طور پر آگے بڑھیں تاکہ وقف جدید کے ذریعہ بنی نوع انسان کے عالمگیر تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق پاویں۔

اللہ تعالیٰ تمام انصار بھائیوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور انہیں مقبول راہ عمل پر آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(قائد وقف جدید مجلس انصاراللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 24- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔ یہ فیصلہ افغانستان کے اکثریتی علاقوں پر طالبان کے کنٹرول اور تمام لسانی گروپوں کی نمائندگی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اب دونوں ملکوں کے مابین تعلقات بامقصد تعاون اور دوستی کو فروغ حاصل ہوگا۔

○ طالبان نے مزار شریف پر بھی قبضہ کرلیا ہے اس طرح سے ملک کی بھاری اکثریت کے علاقے ان کے قبضے میں آگئے ہیں۔ عبدالرشید دوستم فرار ہو کر ترکی پہنچ گئے ہیں۔ گلبدین حکمت یار اور پروفیسر ربانی بھی ملک سے چلے گئے ہیں۔

○ افغانستان کی حکومت نے کہا ہے کہ ہم اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ ایران مداخلت سے باز رہے۔ ماسکو بھی ماضی سے سبق سیکھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے اجازت نہ دی تو امریکہ میں گواہی دینے کا کوئی سوال نہیں۔ معاملہ دونوں حکومتوں کے درمیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے لئے تحریک نہ چلانے کا فیصلہ کیا تھا مگر اب شاید یہ فیصلہ بدلنا پڑے۔

○ اے این پی کالاباغ ڈیم کی تعمیر پر مشروط طور پر آمادہ ہو گئی ہے۔ ڈیزائن میں بعض تبدیلیوں کے لئے دباؤ ڈال رہی ہے اس سے بجلی پیدا کرلی جائے لیکن اسے آبپاشی کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔

○ پاک بھارت مذاکرات کا دوسرا دور 19۔ جون سے ہوگا۔

○ اتوار کو ملک بھر میں شدید گرمی پڑی تاہم سوموار کو ہوائیں چلنے سے موسم بہتر ہو گیا۔

○ سرگودھا میں موٹر سائیکل سوار تین دہشت گردوں نے گھر پر بم سے حملہ کیا۔ دھماکہ سے دھوئیں کے بادل چھا گئے۔ گھر میں موجود عورتیں اور بچے بے ہوش ہو گئے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ اقتصادی صورت حال سنگین ہے پھر بھی بجٹ میں عوام کو ریلیف دیں گے۔ مسئلہ کشمیر کے حل تک دفاعی بجٹ میں کمی ممکن نہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم دہشت گردی اور فرقہ واریت کے جن کو قابو میں کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کو تیار ہیں۔ فاروق لغاری نے کرسی کے لالچ میں عوامی حکومت توڑی اب ایوان صدر میں فارغ لغاری بنے بیٹھے ہیں۔ یہ مکافات عمل ہے۔

○ فیصل آباد میں ڈبل سواری کے جرم میں 700 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ پابندی کے خلاف ریلوے روڈ کے تاجروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ٹائروں کو آگ لگا کر روڈ بلاک کردی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ تعلیم اداروں کو بدمعاشوں سے پاک کردیا جائے گا۔ مجرموں کا مقابلہ کرنے والے شہریوں کو انعام ملیں گے۔

○ اے این پی نے نیشنل فنانس ایوارڈ کو ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا ہے۔

○ راولپنڈی جانے والی تیز گام کی پانچ بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں متعدد مسافر زخمی ہو گئے۔ حادثہ گجرات کے چھ میل دور دیونا اسٹیشن کے آؤٹر سگنل پر پیش آیا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ اور چاروں ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان نے وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کی۔ اس میں فرقہ واریت کے خاتمے اور کرپشن کے مقدمات کی فوری سماعت پر غور کیا گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ روپے کی قیمت میں بار بار کمی حکومت کی نااہلی کا کھلا ثبوت ہے۔

○ شریف خاندان میں سمجھوتا ہو گیا ہے۔ نواز شریف کے کزن خالد سراج نے نواز شریف کے خلاف 50 کروڑ ہرجانے کا دعویٰ واپس لے لیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کو اختیارات کے ناجائز استعمال سے روکا جائے۔ ان کے ذمے اربوں کے قرضے واجب الادا ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اوپر سے زیادہ نچلی سطح پر احتساب ضروری ہے۔ عام آدمی تھانے اور کچہری میں دھکے کھاتا اور قدم قدم پر ظلم کا شکار ہوتا ہے۔ اس لئے تحصیل کی سطح پر احتساب کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔

○ مشیر قانون مسٹر خالد انور نے کہا ہے کہ سٹیٹ بینک کی کارکردگی مایوس کن ہے۔ 130۔ ارب کے قرضے واپس نہ ملنے کا وہ بھی ذمہ دار ہے۔

○ گلبرگ اور ڈیفنس لاہور میں بجلی کی چوری کے خلاف مہم میں وفاقی وزیر عابدہ حسین سینیٹر گلزار اور سابق گورنر پنجاب صادق قریشی سمیت کئی بڑوں کو نوٹس جاری کردیئے گئے۔

○ امریکہ نے سکواڈرن لیڈر فاروق کو پاکستان کے حوالے کرنے سے انکار کردیا ہے۔

○ ایران کے صدارتی الیکشن میں حکومتی امیدوار ناطق نوری حیران کن طور پر بھاری اکثریت سے شکست کھا گیا اور اعتدال پسند رہنما محمد خاتمی صدر منتخب ہو گئے۔ اعتدال پسند رہنما کی کامیابی سے قدامت پسند حکومت کو شدید دھچکا پہنچا ہے۔ انقلاب کے بعد یہ بڑا سیاسی اپ سیٹ ہے۔ جیتنے والے محمد خاتمی کو ڈیڑھ کروڑ جبکہ ہارنے والے ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر ناطق نوری کو نصف کروڑ ووٹ ملے ہیں۔

○ خیال کیا جاتا ہے ایرانی صدر کے حالیہ انتخاب سے ایران میں تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم نہ بنا تو تاریخ معاف کرے گی نہ قوم۔ نئی مردم شماری ضروری ہو چکی ہے۔ اس کے لئے فول پروف نظام وضع کیا جائے۔ مالیاتی ایوارڈ کے لئے وفاق اور پنجاب کے مسائل اور ضروریات سے آگاہ کردیا ہے۔ انہوں نے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ دہشت گردی کا مسئلہ ہمیں ورثے میں ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالاباغ ڈیم پر مسلم لیگ اور اے این پی کے معاہدے کا علم نہیں ہے۔ یہ مسئلہ خاموش ڈپلومیسی سے ہی حل ہوگا۔

○ کالاباغ ڈیم کے معاملہ پر اے این پی نے وزیر اعلیٰ پنجاب کا موقف مسترد کردیا۔ سینٹ میں کالاباغ ڈیم کے مسئلے پر مسلم لیگ اور اے این پی کے ارکان کا شدید رد عمل ہوا۔ اجمل خٹک نے کہا کہ ہمارا منہ کھلوائیں ڈیم کے بارے میں بیان وزیر اعلیٰ نے نہیں وزیر اعظم کے بھائی نے دیا ہے۔ اگر مسلم لیگ کی یہی پالیسی ہے تو ہم بہت کچھ بولیں گے۔ اے این پی نے کہا کہ وزیر اعظم کالاباغ ڈیم کے متعلق وضاحتی بیان جاری کریں۔ کالاباغ ڈیم کے مسئلے پر حکومت اور عوامی نیشنل پارٹی کے اختلافات کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا کہ اجمل خٹک اس نوعیت کے اختلافات ایوان میں نہ اٹھائیں۔ یہ بیان وزیر اعلیٰ شہباز شریف کی ذاتی رائے بھی ہو سکتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ زرعی ٹیکس کے نفاذ کا معاملہ اٹل ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ یہ آمدنی دیہی علاقوں میں ہی خرچ ہوگی۔

○ حکومت نے طالبان کی قیادت سے رابطے فعال بنانے کا فیصلہ کیا۔ صدر وزیر اعظم اور آرمی چیف کے اجلاس میں افغانستان کی صورت حال اور قومی سلامتی پر اس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ طالبان کی قیادت سے فعال رابطوں کا مقصد مستحکم حکومت کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔ وزارت خارجہ اور آئی ایس آئی کو اہم ذمہ داریاں سونپنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ضروری اعلان

○ الفضل کے نمائندے برائے اشتہارات مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

مینیجر الفضل

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اطہر احمد فون: 212868

سیل۔ سیل۔ سیل
ایرانی کولر۔ ڈنر سیٹ۔ ٹی سیٹ۔ دیگر اشیاء
نور کراکری ہاؤس نزد اقصیٰ چوک ربوہ

ضرورت ہے
ہمیں اپنے درج ذیل پراڈکٹس کی سیل کے لئے سیلز مینوں کی فوری ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب رابطہ فرمائیں۔
1۔ مٹی چھڑانے والا سیرپ
2۔ ترک تمباکو نوشی کیپسول ڈوریکس
مظہر ہسپتال و مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ)
احمد نگر ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون نمبر 04524-211544

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سلفر گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمیٹی رجسٹرڈ ربوہ فون: 771 فیکس: 212299

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کٹوتی نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ